سوال

جو تمہاری ملکیت میں نہ ہو اسے نہ بیچو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میرے پاس مال موجود ہو اور ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے ایک ہزار ریال ادھار مانگے اور میں اس سے یہ کہوں کہ میں ایک ہزار ریال تیرہ سو ریال میں دوں گا۔ یعنی میں ہر دس سو ریال کے عوض تین سو ریال کماؤں گا، جب وہ میری شرط قبول کرے تو میں اس کے ساتھ بازار جا کر اسے ایک ہزار ریال کا سامان خرید کر تیرہ سو ریال میں بیچ دوں تو کیا یہ حلال ہے یا حرام؟ یاد رہے کہ میں سامان کریدنے سے پہلے ہی اس سے عقد بیع کر لیتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ملکیت سے پہلے ہی اس شخص کے ساتھ سامان کا سودا کیا اور سودا کرنے کے بعد بازار سے سامان خرید کر دیا تو اس صورت میں یہ بیع صحیح نہیں ہے کیونکہ اس نے وہ سامان بیچا جو اس کی ملکیت میں نہیں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(لا تبع ما لیس عندک) (سنن ابی داود' البیوع' باب فی الرجل یبیع ما لیس عندہ' ح: 3503)

"اسے نہ بیچو جو تمہارے پاس موجود ہی نہ ہو۔"

اس حدیث کو ترمذی، ابن ماجہ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی